نمبر
اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
سلسلہ الجدید جلد ۲
ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء
نمبر
سلسلہ القدیم جلد ۵
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ عہ
معاونین درجہ اول جنکو ۲ عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵ عہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ... غرباء سے جنکی آمد ماہوار ۵ عہ ہو یا کم صرف ۲ عہ عام قیمت بعد للعہ فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گران سے بحساب للعہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
لوکل ... ۲ عہ افریقہ ... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب آسیرا کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس ۱۰ شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۔ آج احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش ... بخشنیوالا نہیں۔ آمین۔ دعا کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورہ جمعہ ازحضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۴؍
نورالدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی۔	۱۰؍
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم سکنہ ناشر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادین	حصہ اول ۱۲؍ دوم ۶؍ سوم چہارم ۸؍
لغات القرآن حصہ اول مولانا سید عبدالحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	عہ؍
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا۔	۲؍
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲؍
کامن احمدی		؍
الذکر مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسماء الٰہی	۲؍
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷؍
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القاء مین فرق دکھایا گیا ہے۔	۸؍
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبداللہ چکڑالوی	۳؍
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲؍

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۰	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۳	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲؍

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئے ادہار کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جاوینگے یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے [illegible] دن پہلے اطلاع آنی چاہئیے۔ ورنہ اگلا [illegible] منظور نہ ہوگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی صفحہ [illegible] قادیان تک [illegible] وصول ہونی چاہئیے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ وقت اور اخبار [illegible] کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کرین ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہئیے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب ہے تو اس مین مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجائش کے ہوتے پر اشتہار دیا جاویگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

جلسہ اور ڈائری

القول الطیب

آمد احباب اس سال جلسہ کی رونق سالہائے گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۲۲ر تاریخ سے ہی دوستوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ حالانکہ پہلے جلسوں میں احباب ۲۵ر دسمبر کو آنے شروع ہوتے تھے - ۲۲ دسمبر کو ضلعہائے امرت سر لاہور - سیال کوٹ - جالندہر - گجرات - شاہ پور جھنگ اور لاہور سے کوئی تیس چالیس آدمی آ گئے تھے جنمیں چودہری الہ داد خان صاحب محلان والے اور ملک مولا بخش صاحب - رئیس گورالی - سید طفیل حسین صاحب بابو غلام محمد صاحب طالب علمان میڈیکل کالج - میرزا احمد جمیل صاحب وغیرہ شامل تھے - پھر ۲۳ تاریخ کو چوہدری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج بمعہ اپنے والد چوہدری نظام الدین صاحب کے اور دیگر بہت سے احباب ضلع سیالکوٹ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے لیکن بہت تعداد دوستوں کی ۲۴ر تاریخ کو آئی - جن میں اکثر تعداد شہر اور ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کی ہے ان کے علاوہ گوجرات - جھنگ - لاہور - علی گڑھ [illegible]الہ - ڈیرہ غازیخان - مظفر گڑھ - کشمیر جہلم - جالندہر - ضلع گورداسپور - ہوشیار پور ایبٹ آباد مقامات وغیرہ کے دوست تھے - کل تعداد قریب ڈیڑھ سو ۱۵۰ کے ہوگی ان کے درمیان مفصلہ ذیل دوستوں کے نام سے واقف ہوں گے - جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل صدر انجمن احمدیہ - حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور - شیخ نور احمد صاحب - بی - اے وکیل ایبٹ آباد - میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ - چوہدری مولا بخش صاحب فارین سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ - ماسٹر غلام محمد صاحب بی - اے سیالکوٹ - میاں غلام احمد صاحب راجپوت کریام - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر - محکم الدین صاحب مختار - حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم - مولوی عزیز بخش صاحب بی - اے ملازم دفتر ضلع ڈیرہ غازی خاں - ماسٹر محمد دین صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب اور مرزا عزیز احمد صاحب ہرسہ طالب علمان ایم - اے او کالج علیگڈہ سے اس سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائینگ ماسٹر انجنیرنگ سکول لاہور اور میاں محمد شریف صاحب بی - اے بھی ۲۳ تاریخ کو لاہور سے آ گئے تھے - غرض ۲۵ر کی صبح کو جب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے تو ایک مجمع کثیر آپ کے ہمراہ تھا - جن میں اکثر حصہ سیالکوٹ کے ضلع کے احمدی برادران کا تھا - جو کہ اپنے لائق مہتمم چودہری مولا بخش صاحب کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں -

جلسہ میں ڈائری کا لکھنا سیر کے وقت دوستوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حضرت کے نزدیک پہنچنا اور ڈائری لکھنا ایک نہایت ہی مشکل کام ہو رہا تھا - ہر ایک دوست جو باہر سے آتا ہے بہ سبب اس کے کہ اس کو حضرت کے حضور میں حاضر ہونے کا اور زیارت کرنے کا دیر سے موقعہ ملتا ہے ہر ایک مانند عاشق زار کے آگے بڑھتا ہے اور اس آگے بڑھنے میں وہ اس امر کی پروا نہیں رکھ سکتا کہ دوسرا کو کس زور کے ساتھ پیچھے ہٹا کر اپنے واسطے راہ بنا رہا ہے ایسے وقت میں ایک طاقتور آدمی بھی بمشکل سارا راستہ حضرت صاحب کی باتیں سُن سکتا ہے - چہ جائیکہ ایک میرے جیسا کم طاقت اس کام کو نباہ سکے حالانکہ ان ایام میں ڈائری لکھنا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے - کیونکہ مختلف مزاج کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طرز کے سوالات کرتے ہیں - خیر باوجود ان مشکلات کے ۲۵ر کی صبح کو عاجز نے ڈائری لکھی جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

انتظام لیکن قبل اس کے لکھنے کے اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سال مقامی انجمن احمدیہ قادیان کے صاحب سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے اپنی انجمن کے ممبروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص طور پر عمدہ انتظام کیا ہے - ہر ایک جگہ کے دوستوں کی رہائش کے واسطے جدا جدا کمرے تجویز کر دئے ہوئے ہیں اور سب کمروں میں ضروری سامان روشنی وغیرہ کا مہیا کر دیا ہے اور سب دوستوں کو ایک جگہ جمع کر کے نہایت انتظام کے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا ہے - جس کام میں مدرسہ کے استاد اور بورڈنگ ہوس کے طلبار بہت امداد دے رہے ہیں۔

۲۴ر تاریخ کو قبل از نماز ظہر بہت سے دوست تشریف لا چکے تھے - جو کہ مسجد مبارک میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے - اس وقت اس امر کا ذکر تھا کہ غیر مذاہب کے لوگ احمدی جماعت کے آگے نہیں ٹھیرتے - حضرت نے فرمایا کہ جیسا ہمارے مخالفین نے

حق کا غلبہ جو کہ عام مسلمان ہیں - ہماری مخالفت میں حق کو چھوڑ رکھا ہے اس واسطے اس مقابلہ میں کھڑے نہیں ہو سکتے - ایسا ہی غیر مذاہب کے لوگوں کا حال ہے اگر وہ کسی مجلس میں ہمارے برخلاف بات کریں تو اپنی اندرونی باتوں کا اظہار کرا کر خود بخود شرمندہ ہو جاتے ہیں پس ہمارے مقابلہ میں وہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں -

سیالکوٹ کی ہڑتال ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجار نے بہ سبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چندروز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھولدیں - فرمایا اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی - جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا - محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے - آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے (بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

کچھ اخبار کے متعلق

الحمد للہ کہ ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ آج شائع ہوتا ہے جس کے ساتھ اس سال فائل بدر جلد ۵ مکمل ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سال اخبار کے واسطے مشکلات کا سال نہ تھا لیکن سال گذشتہ کی نسبت یہ سال بلحاظ مالی حالت کے اور بلحاظ مضامین کے اور نیز اس لحاظ سے کہ وقت پر پرچے نکلتے رہے۔ بہت اچھا رہا اور ہر پہلو میں اخبار کی حالت نے پچھلے سال سے ماشاء اللہ ایک نمایاں ترقی دکھائی ہے۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ سال گذشتہ میں اخبار کے صرف آٹھ صفحے تھے اور اس سال میں بارہ ۱۲ اور چودہ ۱۴ اور سولہ ۱۶ صفحوں پر بھی اخبار نکلتا رہا ہے اور باوجود اس کے قیمت میں سال کے اندر کوئی ترقی نہیں کی گئی بلکہ شروع سال میں جو قیمت رکھی گئی تھی یعنے عہ وہی قیمت اس سال کے آخر تک قائم رکھی گئی۔ ہاں میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں۔ کہ اتنے صفحوں کا اخبار جس کے ساتھ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور صرف اخبار کے خریداروں پر گذارا ہو اتنی تھوڑی قیمت پر چلنا مشکل ہے۔ جب تک کہ خریداروں کی تعداد ہزاروں تک نہ پہنچے۔ تعداد صفحات کے علاوہ ایک خاص ترقی جو سال حال میں اخبار بدر نے دکھائی وہ یہ ہے۔ کہ اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا اور جمعرات کے جمعرات ڈاک خانہ قادیان میں پوسٹ ہو کر احباب کو وقت مقررہ پر پہنچتا رہا۔ اس وقت کی پابندی نے بالخصوص اخبار بدر کو احباب کی نظروں میں بہت پیارا بنا دیا ہے اور میرے پاس بہت سے خطوط اس قسم کے آ چکے ہیں جنہوں نے اخبار کے باقاعدہ اور بر وقت پہنچنے کے سبب لمبے چوڑے شکریے ادا کئے ہیں۔ یہ ان دوستوں کی مہربانی ہے۔ کہ ایسی بات پر انہوں نے شکریہ ادا کیا کیونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے میں کارپردازان اخبار نے کوئی خاص کام نہیں کیا بلکہ یہ ان کا عین فرض تھا کہ وہ اخبار کو وقت پر شائع کرتے رہتے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قادیان کے گاؤں سے اخبار کا وقت پر ہفتہ وار نکالنا کوئی آسان بات نہیں کیونکہ اس جگہ نہ تو کوئی کاغذ کی دوکان ہے نہ وقت ضرورت پریس میں اور کل کشن مہیا ہو سکتے ہیں۔ مطبع کی سیاہی اور پتھر کے ملٹ تک کے واسطے آدمی لاہور۔ امرتسر بھیجنا پڑتا ہے۔ اور کاتب کے واسطے قلموں کی ہون کے لئے بھی باہر سے وی پی کے واسطے آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر باہر سے آرڈر کی تعمیل میں وقفہ ہو جاوے۔ تو ممکن ہے۔ کہ کاتب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ہی تمام مطبع بند ہو جاوے۔ پھر ان مشکلات کے ساتھ اگر اخبار کا فنڈ بھی کمزور ہو۔ اور مینیجر صاحب کو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ کل کی ڈاک کی واگی کے واسطے ٹکٹ کہاں سے لے جا دینگے۔ اور پھر اگر وہی مینیجر صاحب اخبار کے اڈیٹر بھی ہوں تو یہ ظاہر ہے کہ اخبار کی حالت میں کیا کچھ ترقی ہو سکے گی۔ باوجود اس قسم کے مشکلات کے اگر اخبار بدر وقت پر نکلتا رہا ہے تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور سردردی کا نتیجہ ہوگا۔ بعض دفعہ مطبع میں کچھ ہرج ہو جانے کے سبب دگنی دگنی مزدوری دے کر اور راتوں کو کام کرا کر اخبار وقت پر چھپا پا جا سکا ہے۔ اور اس کے بند کرنے اور ڈاک میں ڈالنے کے واسطے تیار کرنے کے لئے زائد منشی اور زائد مزدور کام پر لگا کر اخبار کو وقت پر پورا کر دیا گیا ہے۔ اور اخبار کو وقت پر روانہ کیا گیا ہے۔ غرض اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار وقت پر روانہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے واسطے جو مشکلات کارپردازان کارخانہ کو پیش آتے رہے، اُن کو وہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار جس اسٹینڈرڈ پر ہونا چاہیئے تھا۔ اس پر پورے طور سے تا حال نہیں پہنچا۔ لیکن فی زمانہ اخبار والوں کی حالت ایک عجیب پیچیدگی رکھتی ہے۔ ملک میں یہ دستور ہو چکا ہے۔ کہ اخباروں کی قیمت عموماً لوگ پیشگی نہیں دیتے۔ اکثر تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ قیمت سال کے آخر میں ادا کریں۔ اور جو صاحبان سال کے درمیان کے کسی حصہ میں ادا فرماویں۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اخبار کے حال پر ایک احسان کیا ہے کہ ابھی اخبار تو سارا لے نہیں چکے اور قیمت پہلے سے دے دی ہے اور تھوڑے سے مہربان ایسے ہوتے ہیں جو محض ہمدردی کے لحاظ سے قیمت پیشگی ادا کر دیتے ہیں۔ بلحاظ اصول محاسبہ کے یہ بات بھی کسی قدر مشکلات میں سے ہے۔ کہ اگر اخبار والا قیمت پہلے وصول کر لے۔ تو بظاہر نظر اس کا حق ہی کیا ہے کہ جو چیز تا حال صرف اس کے ارادے میں ہے کہ مشتری کو دے گا۔ اس کی قیمت آج سال بھر پہلے وصول کر لے ہے۔ اور اگر اخبار والا پہلے نہ لے۔ تو بظاہر مشتری کا بھی کوئی حق نظر نہیں آتا کہ وہ ہر ہفتہ ایک چیز لیتا ہے اور قیمت ادا کرنے کے واسطے سال کے آخر کا حصہ مقرر کرے۔ یورپ کے اخبار تو عموماً رقم پیشگی وصول کئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری ہی نہیں کرتے اور عموماً ان کے اخبار سال بھر اچھی حالت میں چل جاتے ہیں گو ممکن ہے کہ بعض دفعہ اخبار کے یکدفعہ بند ہو جانے سے خریداروں کے ساتھ وہ معاملہ ہو۔ جو بنک میں روپیہ جمع کرانے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں عموماً یہ دستور ہے کہ جو لوگ قیمت دے دیتے ہیں وہ نادہندوں کی وجہ سے نقصان اُٹھاتے ہیں اور اخبار والے صاحب درمیان میں اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے ہیں اور یہ ایک معیوب بات ہے۔ اب تو ملک ہند کے بہت سے اخبارات نے بھی یہ طرز اختیار کیا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت آنے کے اخبار جاری نہیں کرتے خیر یہ تو دوسرے اخبارات کا معاملہ رہا۔ اب میں اپنے سلسلہ کے اخبارات کی طرف توجہ کرتا ہوں ہمارے اخبار سب اپنے ساتھ ایک دینی غرض رکھتے ہیں اور ہمارے خریدار بھی اپنی خریداری کے وقت عموماً دینی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اخبار خواہ کیسے ہی نکلے یا بے وقت پہنچے یا بروقت وہ بہرحال اس کا سالانہ چندہ خوشی سے ادا کر دیتے اور اس کو ایک ثواب کا کام جانتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کا سپرٹ رکھنے والے لوگ سب نہیں اور اخبار کا معاملہ ایسا ہے کہ بعض احمدی برادروں کی تحریک سے یا خود بخود بعض غیر احمدی بھی اخبار جاری کرا دیتے ہیں اور بدر کے رجسٹروں میں میں سینکڑوں کی رقم ایسی دیکھتا ہوں جو خریداروں کے نام بقایا ہے۔ اور خریدار ہیں کہ ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ وی پی کرو تو واپس خط لکھو تو

جب تک اخبار پہنچتے گئے چپ چاپ لیتے گئے۔ بند کر دیا تو بھی خاموش ہو رہے۔ اخبار کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ایسے ہی لوگوں سے پہنچتا ہے۔ ورنہ تمام خریدار برابر قیمت دینے والے ہوں تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

ان باتوں کو دیکھ کر بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے کہ اخبار کی قیمت کے واسطے پیشگی کا ہی قاعدہ مقرر کر دیا جاوے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے کہ ہر ایک شخص کے حالات اور طبائع مختلف ہیں کوئی اس بات کو برداشت کر سکے گا اور کوئی نہ کر سکیگا۔ اس واسطے پھر ایسا کرنے سے طبیعت رکتی ہے۔

اب اس وقت بدر فنڈ مقروض ہے اور بمشکل تمام سال گزارا گیا ہے اور ان احباب کی خدمت میں جو بغرض ثواب پیشگی قیمت کے ساتھ امداد دینے کی عادت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اخبار بدین غرض وی پی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وصول کر کے مشکور فرما دیں۔

رخصت

چونکہ ان ایام میں بسبب جلسہ کے مطبع کے کارپردازان کو حضرت اقدس اور دیگر بزرگوں کی تقریروں اور وعظوں میں شامل ہونا ضروری ہے اس واسطے مطبع ایک ہفتہ کیواسطے بند رہیگا۔ عام طور پر دوسرے اخباروں میں بھی قاعدہ ہے کہ سال کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت مطبع والوں کو دی جاتی ہے۔ لیکن اسجگہ خاص ضرورت یہ بھی ہے کہ سب کا جلسہ میں شریک ہونا اور بیرونی احباب کے ساتھ ملاقات کرنا ضروری ہوتا ہے پس ۲ جنوری کا اخبار نہیں نکلیگا لیکن اس کے عوض ۱۰ جنوری کے اخبار میں چند اوراق زائد لگا دئے جاوینگے اس طرح دونوں نمبر اکٹھے سمجھے جاوین گے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳)

تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں اس وقت کیوں وہ کانیں بند نہیں کر دیتے۔

مرض سل کا علاج

ایک دوست کا ذکر تھا کہ وہ امراض سل و دق میں مبتلا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ امراض سینہ میں گرفتار تھا ڈاکٹر نے اس کو مشورہ دیا کہ سمندر کے کنارے کچھ مدت رہے ایسا کرنے سے وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک زندہ ہے۔

مخالفت کیوں بند نہیں

سیالکوٹ کا ذکر تھا کہ اب مخالفوں کا پندار زور نہیں رہا حضرت نے فرمایا جب کسی کی مخالفت شروع ہوتی ہے تو ایک فریق ضرور تھک کر رہ جاتا ہے۔ مدعی اگر کاذب ہو تو وہ لوگوں کی مخالفت سے تنگ آ کر تھک جاتا ہے اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ صادق ہو تو اس کے مخالف اپنی مخالفت میں بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور یہی حال تمام انبیاء کے زمانہ میں ہوتا رہا۔ صادق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے لیکن مخالفوں کے درمیان جہاں تعصب اور بے وقوفی دونوں باتیں مل جاویں وہاں بہت ہی زہریلا اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ کرنیوالے

فرمایا جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے۔ خدا تعالے نے سب کو ہلاک کر دیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالے اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہمارے برخلاف دعائیں لگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے لیکن کیا خدا تعالے اسلام کا بھی دشمن تھا۔ کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالے نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔

۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ کی صبح کو سیر میں ایک شخص نے چند ایک سوالات پیش کئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ جبکہ خدا تعالیٰ ازل سے خالق ہے اور ابد تک ہے اور روح بھی ہمیشہ سے اس کی خلق میں شامل ہیں اور ہمیشہ چلے جائیں گے تو پھر آریوں کے اعتقاد کے مطابق روح بھی ازلی اور ابدی ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ بات درست نہیں اس سوال میں مغالطہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالے ہمیشہ سے خالق ہے۔ مگر اس کے تمام صفات کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ محی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اثبات بھی کرتا ہے۔ تو محو بھی کرتا ہے۔ پیدا بھی کرتا ہے۔ فنا بھی کرتا ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ اور کہ یہی روح ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ وہ جب تک کسی کو چاہے رکھے۔ ہر ایک چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہی ہے۔ روح میں جبکہ ترقی بھی ہوتی ہے۔ اور تنزل بھی ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے واسطے قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔

جب تک روح کا قیام ہے وہ امر الٰہی کے قیام کے نیچے ہے۔ خدا کے امر کے ماتحت ہی کسی کا قیام ہو سکتا ہے اور وہی فنا بھی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خالق بھی ہے اور ہمیشہ خلق کو مٹاتا بھی ہے۔ مسلمان قدامت کا قائل ہے۔ مگر قدامت نوعی کا نہ کہ قدامت شخصی کا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ پہلے کیا چیزیں تھیں اور کیا نہ تھیں۔ اگر اس کے برخلاف قدامت شخصی کا عقیدہ رکھا جاوے۔ تو وہ دہریت میں داخل ہونا ہوتا ہے

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالے)

رسید زر

- ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء نمبر ۲۸۸۵ - محمد بخش صاحب
- " " نمبر ۲۸۶۳ - آغا حسن صاحب
- " " نمبر ۱۳۰۴ - محمد عبد اللہ صاحب
- " " - گوہر علی صاحب
- " " نمبر ۴۱۹ - احمد الدین صاحب
- " " نمبر ۱۳۲۵ - غلام حیدر صاحب
- " " - عمر الدین صاحب
- " " - عبد العلیم صاحب
- " " نمبر ۳۱۱ - علی محمد صاحب
- " " نمبر ۱۳۰۶ - محمد حسین صاحب
- " " - طفیل حسین صاحب
- " " نمبر ۹۰۲ - ڈاکٹر ممتاز علی صاحب
- ۱۴ " نمبر ۸۰۹ - عبد الحکیم خان صاحب
- ۱۴ " نمبر ۱۳۴۰ - غلام مرتضیٰ صاحب
- ۱۵ " نمبر ۸۴۴ - مولوی صفدر حسین صاحب
- ۱۵ " نمبر ۴۳۱ - محمد جعفر خان صاحب
- ۱۵ " نمبر ۱۳۴۳ - محمد صدیق صاحب
- ۱۵ " - محمد سعید صاحب
- ۱۶ " نمبر ۱۳۴۴ - مبارک علی صاحب
- ۱۶ " نمبر ۲۱۹ - محمد صدیق صاحب
- ۱۷ " نمبر ۱۳۰۷ - محمد غضوی صاحب
- ۱۷ " نمبر ۹۵ - مولا بخش صاحب
- ۱۷ " نمبر ۱۳۴۸ - محمد جان صاحب
- ۱۸ " نمبر ۸۰ - قادر علی صاحب
- ۱۸ " نمبر ۱۳۰ - فتح حسین صاحب
- ۱۹ " نمبر ۵۲۴ - عبد الرحمان صاحب
- ۲۰ " نمبر ۱۳۵۴ - عبد الحق صاحب
- ۲۰ " نمبر ۱۸۶ - چودہری احمد الدین صاحب
- ۲۰ " نمبر ۲۱۱ - عبد الشکور صاحب
- ۲۲ " نمبر ۱۵۲ - امر الٰہی صاحب
- ۲۲ " نمبر ۱۲۴۳ - حشمت اللہ دین صاحب
- ۲۳ " نمبر ۵۹۹ - چوہدری اللہ دتا صاحب
- ۲۳ " نمبر ۲۴۴۲ - مرزا غلام رسول صاحب

جلسہ تشحیذ الاذہان

چونکہ مہمانوں کی کثرت ہے۔ جن کے واسطے وضو وغیرہ کا انتظام بھی بار بار ہونا مشکل ہوتا ہے اور نیز ان سب کے ایک جگہ کہانے کا انتظام ضروری ہے۔ اس واسطے ظہر اور ساتھ عصر کی نماز (آج ۲۵ دسمبر کو) جمع کی گئی اور حضرت اقدس مسجد اقصےٰ میں نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور احباب جلسہ تشحیذ الاذہان میں شامل ہونے کے واسطے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان میں جمع ہوئے جہاں کہ چٹائیوں اور دریوں کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچوں اور میزوں اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ ہوئے اور سب سے اول قرآن شریف سنایا گیا اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب (بانی انجمن نے) ایک مختصر تقریر میں حالت زمانہ اور ضرورت مصلح پر تقریر کرتے ہوئے انجمن کے اغراض پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو نور دنیا میں بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ سے احمدی نوجوانوں میں محبت اور یگانگت قائم کرنا اور تاریخ زمانہ پر روشنی ڈال کر ان کو ہدایت کی طرف لگانا اور نوجوانوں کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی توجہ کرنا اس انجمن کا اصلی مقصد ہے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور سالیانہ جلسوں میں تقریریں کی جاتیں ان کے بعد سکرٹری انجمن حافظ عبد الرحیم صاحب نے اُن بزرگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انجمن اور اس کے مقاصد میں امداد کی ہے اور شکریہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب اور خادم راقم اور ایڈیٹر صاحب بدر اور منشی حبیب الرحمان صاحب اور سیٹھ عبد الرحمان صاحب اور بابو اقبال علی اور دیگر احباب کا بالخصوص ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ہے کہ انھوں نے باہر سے ڈیلیگیٹ بلوائے تھے۔ اس کی طرف جماعت نے کافی توجہ نہیں کی۔ صرف دو جگہ سے ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے ہیں ایک تو جماعت شملہ نے بابو فضل الٰہی صاحب کو مقرر کیا اور دوم جماعت لاہور نے بابو عبد الحکیم صاحب کو مقرر کیا اس کے بعد بابو عبد الحکیم صاحب نے انجمن کی مترتبات امداس کے مفید ہونے پر اور لاہور میں ایک احمدیوں کی لائبریری کے قیام پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس کے بعد صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے قرآن شریف میں سے اللّٰہ نور السمٰوات والارض الخ پڑھ کر اور ترجمہ اور تفسیر کر کے وعظ فرمایا۔ جس میں دکہایا کہ یہ انجمن اور دوسری انجمنیں بلکہ ہر ایک شخص اور ہر ایک جماعت اپنے مقاصد میں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے اور کامیابی کا ایک ہی راستہ دکہایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا اور عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہ باری تعالیٰ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سے جو کچھ ملے۔ اس پر شکریہ کرنے اور اعمال صالح کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت مولوی صاحب ممدوح کی تقریر قلمبند کر لی گئی ہے اور کسی ملکے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔

نئی آمد آج ۲۵ تاریخ کو جموں سے خلیفہ نور الدین صاحب اور اخویم مولوی محمد صادق صاحب اور لائلپور سے بابو اصغر علی صاحب اور بابو نور الدین اور دیگر بہت سے تشریف لائے ہیں۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور بابو اقبال علی صاحب آگرہ سے۔

بیعت نماز ظہر کے قبل بہت سے آدمیوں نے بیعت کی اور حضرت امام کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ چونکہ بیعت کرنے والوں کی کثرت تہی اور سب کے سب حضرت اقدس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس واسطے ایک شخص نے اپنی پگڑی اتار کر حضرت کے ہاتھ پر رکھ دی اور سب نے اس پر ہاتھ رکھ لئے اور بیعت کے الفاظ دہرائے گئے۔ یہ جماعت کو خدا تعالیٰ بڑہانا چاہتا ہے اب اس کو شمار کون کرے ایسے وقت میں بیعت کرنے والوں کے ناموں کے لکہنے اور چھاپنے کا انتظام بھی مشکل ہے ہو سکتا ہے ایک دوست کے سپرد یہ کام کیا گیا تہا کہ جس قدر ہو سکے بیعت والوں کے نام تحریر کر لیں۔

فضلدین نمبر ۳

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے۔ میرا بھی گمان تھا کہ مولوی جی تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اونٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کرینگے۔ مگر آپکے اہلحدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے بعد نکلے دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلایل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے ہمیشہ جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی عادت رہی ہے۔ ابتدا سے جب سے آپنے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا فی قلوبھم زیغ کا دعویٰ ہے۔ اس غائبانہ طریق (برا منشیہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے لگ سکتا ہے۔ اس حیا سوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو جن پر اللہ تعالےٰ نے امر سلسلہ بنیاد رکھی اور ان آیات کا بیان کیا ہو جن کو ہمارے امام نے روح القدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے ہرگز نہیں۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثۃً ملی یا کسی مسّ الّا کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہیں اس نے احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے بودے اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کا ہے کہ جس سے آپ کی کمینہ پن طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ الہامات ہے۔ جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے۔ اب بھی اگر یوں ہوا تو اپنے پہلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے ان کو مختلف شکل میں ظاہر کریگا۔ بہرحال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں۔

میں اپنے اس سے پہلے مضمون میں امرتسری مخالف کے رؤیاء کے ضروری پہلو پر بحث کر کے اس کی رؤیا کا افترا ہونا اور بتحقیق ثانی (فرض کیا کہ خواب ہے کچھ ہے) اس کی خود کردہ تعبیر کا ابطال اسی کے مسلمات سے ثابت کر کے اس رویا کی صحیح اور سچی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں۔ مگر آج ابھی باقی ہے(؟) مولف کے اسی خواب کا جس کے ایک حصہ پر بحث کر آیا ہوں۔ باقی حصہ بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نقل کر کے آخر میں اس کے ایک عذر پر عرض کرونگا۔

چونکہ ہمارے فاضل اجل کی عبارت ان ناظرین کے لئے جنہوں نے اس کا مولفہ رسالہ ”الہامات“ ملاحظہ نہیں فرمایا مطلب خیز نہ ہوگی۔ اس لئے اس کے مفہوم کو اپنے لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔ فرماتے تھے کہ میں نے اس رؤیا میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری ان کے رسایل میں نہیں ہیں (اس اعتراض کو امرتسری مخالف نے بارہا پیش کیا ہے۔ اگر کہیں موقعہ ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کرونگا۔

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ ہوش آتا ہے تو آتا نہیں ستانا دل کا

۳ مولف کی اپنی عبارت اس طرح ہے ” میں ثناء اللہ ان (حضرت مرزا صاحب سلمہ ربہ) کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ آپ کی مسیحیت کے دلایل کیا ہیں۔ اپنے فرمایا کہ تم دور سے چھوڑ جاتے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ۔ دوم عدم رجوع موتی کا مسئلہ طے ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان دونوں کو طے شدہ ہی سمجھیں۔ میری غرض یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے الفاظ میں جتنے لفظوں کی حقیقت محال ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی الفاظ میں مجاز کیوں مراد ہے۔ یعنے اگر بجائے مسیح کے مثیل مسیح بھی آوے تو ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے کیوں نہ آئے۔ کیونکہ ان مقامات پر مسیح یا مثیل مسیح کا آنا محال نہیں“

۱ آپ کے (امرتسری ملاں) زبانداں ہونے میں اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو فضلدین نمبر ۲ کے وہ منقولہ اشعار جو آپ کی بعض تالیفات سے لکھے گئے تھے۔ ملاحظہ کرے۔ اگر اطمینان نہ ہو تو تلافی مافات کیواسطے آپ کے یہ منقولہ اشعار جو آپکے اخبار اہلحدیث سے نقل کرتا ہوں۔ پڑھ لیں۔ گو اشعار دوسرے شاعروں کے کلام سے ہیں۔ مگر چونکہ آپ نے ان کو اپنے مذاق کے مطابق اپنی تصنیفات میں نقل فرمایا ہے لہذا ان اشعار کو آپ کے اصلی مذاق کے جو آپ کی خلیقہ طبعی کا تقاضا ہے دال بالمطابقہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم انکو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو۔
خدا جانے پری ہو۔ حور ہو۔ انسان ہو کیا تم ہو۔

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم ناداں ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

کبھی معشوق ہم بھی تھے جو کہلاتے ہیں اب عاشق
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

۲ اس امر کے واضح کرنے کی یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ کہیں ہم پر مولوی صاحب اسمٰعیل علیگڈہی اور غلام دستگیر قصوری کی منقولہ عبارات کی طرح بلفظہا محکی عنہ کا بیجا سوال نہ کردیں۔ ناظرین کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ ان دونوں مولویوں نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی۔ جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے۔ ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا۔ تو امرتسری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا۔ کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہٖ

خضاب ناياب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنیکا اس زمانہ مین کون آرزومند شایق نہ ہوگا جن لوگون کے بال سفید ہو چلے ہون انکا ذکر کیا ہے اچھے سن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہر الطور نہین - تو دل مین ضرور افسردہ رہتے ہونگے - ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین - اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب میں کالا شک جیسی مفر شئے نہین ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین قیمت فی بکس عہ - علاوہ محصولڈاک -

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعصاب رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہین

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوائد کے سبب عالم مشہور ہو چکی ہین ضعف اعصاب رئیسہ - ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین - کمزور کو طاقت بخشتی ہین بوڑھے کو جوان اور جوان کو جوانمرد بنانے مین ازبس مفید -

اگر آپ ان سربستہ رازون کو جو آپ باعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کرین -

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور پیدا کر چکے ہین تو ان گولیون کو استعمال کرکے ضرور ہی فائدہ اٹھاوین اگر آپکا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو - تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کرکے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے اگر آپکو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنیکے لئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہین اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کیطرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور اگر نوجوانی میں ... کیطرف سے ... پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیونکو جو اندرونی خرابیون کو دور کر دیتی ہین - استعمال کرین + نوٹ - مرض کا مفصل حال تحریر فرماوین - قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر - ڈاکٹر ع ا

(۶)